Chapter 58 سورة المجادلة The pleading

آیات 22

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنور نے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ①

1- (اے رسولؐ) یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی ہے جو تم سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑ رہی تھی۔ اور (اپنی مظلومیت کے متعلق) اللہ سے فریاد کر رہی تھی۔ (یوں سمجھو کہ اس نے اللہ کی عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کر دیا تھا) اور اللہ تم دونوں کے سوال و جواب کو سن رہا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ (لہٰذا اس بارے میں اللہ کا فیصلہ سن لو)۔

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗــِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ②

2- (یہ اصول یاد رکھو کہ) تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کر دیتے ہیں (یعنی کسی وجہ سے وہ اپنی بیویوں کو ماں کہہ دیتے ہیں) تو وہ (سچ مچ) ان کی مائیں نہیں بن جاتیں۔ ان کی مائیں صرف وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنا ہے۔ (اس لئے ایسا کہنے سے وہ ان کی بیویاں ہی رہتی ہیں اور ان پر حرام نہیں ہو جاتیں)۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ وہ سخت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ بہر حال، حقیقت یہ ہے کہ اللہ درگزر کرنے والا اور خطاؤں کے بُرے اثرات دُور کر کے حفاظت میں لے لینے والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ③

3- لیکن (اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس قسم کی باتوں کو عام ہونے دیا جائے۔ کیونکہ سنجیدہ لوگوں کا ایسا رہن سہن نہیں ہوتا۔ لہٰذا) جو لوگ اپنی بیوی کو ماں (یا ایسے ہی کوئی اور الفاظ) کہہ بیٹھیں اور پھر وہ اپنی اس (بیہودہ) بات کو واپس لینا چاہیں (تو انہیں کچھ جرمانہ ادا کرنا ہوگا تا کہ وہ اپنے آپ پر قابو رکھنا سیکھیں اور یونہی جو جی میں آئے منہ سے نہ نکال دیا کریں۔

وہ جرمانہ یہ ہے کہ) قبل اس کے (کہ وہ میاں بیوی کی حیثیت سے) ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں، وہ ایک گردن آزاد کریں۔ یہ اس لئے ہے کہ تم اس سے نصیحت پکڑ و اور اللہ تمہارے تمام معاملات سے باخبر ہے۔

(نوٹ: گردن آزاد کرنے سے مراد ہے کہ کوئی شریف انسان جو کسی جبر، مصیبت یا قرض وغیرہ کی وجہ سے مجبوری و بے بسی میں گرفتار ہو کر قیدی یا غلام ہو چکا ہو یا ان کی طرح ہو چکا ہو تو اس کو آزاد کیا جائے یا کرایا جائے۔ یہ ایسا انسان مرد بھی ہو سکتا ہے اور عورت بھی ہو سکتی ہے)۔

فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ شَهۡرَيۡنِ مُتَتَابِعَيۡنِ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّتَمَآسَّا‌ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ فَاِطۡعَامُ سِتِّيۡنَ مِسۡكِيۡنًا‌ ؕ ذٰلِكَ لِتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ‌ ؕ وَتِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ‌ ؕ وَلِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۴﴾

4- لیکن جسے (اس طرح کا مجبور انسان) میسر نہ ہو تو اس سے قبل کہ وہ (میاں بیوی) ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یعنی ایک دوسرے سے ملاپ کریں، وہ متواتر دو ماہ کے روزے رکھے۔ اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو، تو پھر ایسے ساٹھ انسانوں کو کھانا کھلائے جن کے روزی کے ذرائع نہ ہوں۔ اور یہ اس لئے ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں (جن کے اندر رہنا ضروری ہے)۔ لیکن جو لوگ (ان حدود) کا انکار کریں تو ان کے لئے ایسا عذاب ہے جو الم انگیز ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ يُحَآدُّوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ كُبِتُوۡا كَمَا كُبِتَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ‌ ؕ وَلِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ‌ ۚ ﴿۵﴾

5- بہر حال، یہ حقیقت ہے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں (یعنی رسولؐ پر نازل کردہ نظامِ زندگی کی مخالفت کرتے ہیں) تو وہ ذلیل و رسوا کر دیے جائیں گے جس طرح کہ ان لوگوں کو ذلیل کر دیا گیا جو ان سے پہلے ہوا کرتے تھے۔ مگر تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے جو سچائیاں اور احکام و قوانین نازل کیے ہیں تو وہ انتہائی واضح اور شفاف ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو ان کا انکار کرنے والے ہیں، انہیں ایسا عذاب دیا جائیگا جو انہیں ذلت و رسوائی میں مبتلا کر دے گا۔

يَوۡمَ يَبۡعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيۡعًا فَيُنَبِّئُهُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا‌ ؕ اَحۡصٰٮهُ اللّٰهُ وَنَسُوۡهُ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ﴿۶﴾ ع 1/6/1

6- (اور) اس دن اللہ ان سب کو اٹھا کھڑا کرے گا اور انہیں ان کے اعمال سے آگاہ کر دے گا۔ اور لوگ تو بھول جاتے ہیں (کہ انہوں نے کیا کیا تھا) لیکن اللہ نے ہر بات کو گن رکھا ہوتا ہے (اور محفوظ کر لیا ہوتا ہے)۔ کیونکہ ہر شے اللہ کے سامنے رہتی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

7- کیا انہوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، اللہ کو اس کا علم ہے۔ اگر کہیں کوئی تین آدمی خفیہ مشورہ کرتے ہیں تو ان میں چوتھا اللہ ہوتا ہے اور اگر کہیں پانچ آدمیوں میں (کوئی سرگوشی) ہوتی ہے تو ان میں چھٹا اللہ ہوتا ہے۔ اور چاہے ان سے کم ہوں یا زیادہ، اور جہاں کہیں بھی ہوں، تو اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ چنانچہ قیامت کے دن وہ انہیں ان کے کاموں کی خبر کردے گا جو وہ کرتے رہے تھے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اللہ کو ہر شے کا علم ہوتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۫ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

8- (اور) کیا تم نے ان لوگوں کے متعلق غور نہیں کیا جنہیں خفیہ مشوروں سے روکا گیا تھا۔ لیکن وہ پھر وہی کچھ کرتے ہیں (یعنی وہ مختلف جرائم کے ارتکاب کے لئے خفیہ مشورے کرتے رہتے ہیں)۔ یہ لوگ گناہ اور سرکشی اور رسول کی نافرمانی سے متعلق سرگوشیاں کرتے ہیں۔ اور جب وہ (اے رسولؐ) تمہارے پاس آتے ہیں تو تمہیں اس طریقے سے سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے تم پر سلام نہیں کیا ہے اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں! کہ ہماری ان باتوں پر جو ہم کہتے ہیں اللہ ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا؟ (انہیں کیا معلوم کہ اللہ نے ان کے لئے جو جہنم تیار کر رکھا ہے) وہ جہنم ہی ان کے لئے کافی ہے اور وہ اسی میں داخل کردیے جائیں گے۔ (اور دیکھ لیں گے کہ) وہ کیسا بُرا ٹھکانہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

9- اے اہلِ ایمان! جب تم باہم مشورے کرتے ہو تو ایسے مشورے نہ کرو جو گناہ، سرکشی اور رسول کی نافرمانی کرنے کے بارے میں ہوں۔ (بلکہ ہمیشہ) ایسے مشورے کرو جن سے کشادگی کی راہیں کھل جائیں (بر) اور تقوے کے بارے میں یعنی اپنے اوپر قابو رکھنے کے بارے میں ہوں تاکہ اللہ کے احکام کی خلاف ورزی نہ ہونے پائے۔ (یاد رکھو کہ) اللہ وہ ہے جس کے پاس تم سب جمع کیے جاؤ گے (جہاں جرم کے لیے کیا گیا تمہارا ہر مشورہ سامنے آجائے گا)۔

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

10-(یہ بھی یاد رکھو کہ بُری اور غلط باتوں کے لئے) سرگوشی محض شیطان ہی کی طرف سے ہوتی ہے تا کہ وہ ان لوگوں کو جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کرلیا ہے، انہیں افسردہ خاطر اور دل برداشتہ کردے۔ حالانکہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ اس لئے اہلِ ایمان کو اللہ پر اٹل اور کامل اعتماد رکھنا چاہیے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قِیۡلَ لَكُمۡ تَفَسَّحُوۡا فِی الۡمَجٰلِسِ فَافۡسَحُوۡا یَفۡسَحِ اللّٰهُ لَكُمۡ ۚ وَ اِذَا قِیۡلَ انۡشُزُوۡا فَانۡشُزُوۡا یَرۡفَعِ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ ۙ وَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ﴿۱۱﴾

11-اے اہلِ ایمان! (یہ منافقین جب تمہاری محفلوں میں آتے ہیں تو باہمی سرگوشیوں کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ لہٰذا) جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کشادہ ہو کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھ جایا کرو اور اللہ تمہیں کشادگی عطا کردے گا۔ اور جب کہا جائے کہ (مجلس برخاست ہوتی ہے) اس لئے تم اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو۔ اور تم میں سے جو لوگ (اللہ کے ان بتلائے گئے طریقوں سلیقوں اور ادب وآداب) کو تسلیم کر کے انہیں اختیار کرلیتے ہیں اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے (کہ زندگی میں ادب وآداب کے مقاصد کیا ہیں اور وہ انہیں عام کرتے ہیں تو) ان سب کے اللہ درجات بلند کردے گا۔ (مگر یہ یاد رکھو کہ) تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہوتی ہے (اس لئے تم اللہ کو دھوکہ نہیں دے سکتے)۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نَاجَیۡتُمُ الرَّسُوۡلَ فَقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیۡ نَجۡوٰىكُمۡ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَیۡرٌ لَّكُمۡ وَ اَطۡهَرُ ؕ فَاِنۡ لَّمۡ تَجِدُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۲﴾

12-(اور) اے اہلِ ایمان! اگر تم نے رسول سے سرگوشی کرنی ہو تو تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دے لیا کرو (یعنی اپنی استطاعت کے مطابق عام لوگوں کی بھلائی کے لیے کچھ عطیہ دے دیا کرو)۔ یہ طریقہ تمہارے لئے بڑا مفید اور پاکیزہ ثابت ہوگا (کیونکہ اس سے ایک تو غلط فہمیاں دُور ہو جائیں گی اور دوسرے یہ کہ منافقین جو گھڑی گھڑی کانوں میں باتیں کرنیکی کوشش کرتے ہیں، وہ اس سے رُک جائیں گے)۔ لیکن اگر (صدقے) کی استطاعت نہیں (تو تم رسولؐ سے بات کہہ دیا کرو) حقیقت یہ ہے کہ اللہ درگزر کرنے والا ہے اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

ءَاَشۡفَقۡتُمۡ اَنۡ تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیۡ نَجۡوٰىكُمۡ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذۡ لَمۡ تَفۡعَلُوۡا وَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیۡكُمۡ فَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۳﴾ ع 2/7/2

13-تمہیں (اس حکم سے کہ رسولؐ کے ساتھ) علیحدگی میں بات کرنے سے پہلے صدقہ دے دیا کرو، گھبرانا نہیں

چاہیے۔لیکن جب تم ایسا نہ کر سکے تو اللہ نے تم سے درگزر کر لیا۔ بہر حال (اصل مقصد پر نگاہ رکھو، اور) نظامِ صلوٰۃ قائم (کرنے کے لئے پوری پوری جدوجہد کرو) اور نظامِ زکوٰۃ (یعنی انسانیت کی نشوونما بہم پہنچانے کا اہتمام کرو)۔ اور (اس مقصد کے لئے) اللہ اور اس کے رسول کی مکمل پیروی کرو کیونکہ اللہ تمہارے ہر اس کام سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔ (لہٰذا، تم اُسے دھوکہ نہیں دے سکتے)۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾

14-(اور جب تم اللہ کے نازل کردہ نظام کو قائم کرنے کی جدوجہد کا آغاز کرتے ہو تو بہت سے معاملات میں انتہائی باخبر رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ) کیا تم نے ایسے لوگوں کو نہیں دیکھا جو اُس قوم کے ساتھ دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ نے غضب کیا (یعنی جو اللہ کے نظام کی مخالفت اور سرکشی کی وجہ سے مجرم اور سزا کے مستحق قرار پا چکے ہیں)۔ اصل بات یہ ہے کہ نہ وہ (نیک نیتی سے تمہارے ساتھ شامل ہو کر) تم میں سے ہیں اور نہ اُن میں سے ہیں۔ مگر وہ جھوٹی قسمیں کھا کھا کر (تمہیں اپنے خلوص اور اپنی سچائی کا یقین دلاتے ہیں) حالانکہ وہ یہ دیدہ و دانستہ کرتے ہیں۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

15-ایسے لوگوں کے لئے اللہ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، اس لئے کہ جو کچھ وہ کرتے ہیں، وہ یقیناً بہت ہی بُرا ہے۔

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾

16-ان لوگوں نے اپنی (جھوٹی) قسموں کو اپنی ڈھال بنا رکھا ہے (اور ان قسموں کے پیچھے پناہ لے کر یہ لوگوں کو) اللہ کا راستہ اختیار کرنے سے روکتے ہیں۔ ان کے لئے ذلت آمیز عذاب ہوگا۔

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾

17-(یہ لوگ اپنی جس دولت پر اور جس طاقتور اولاد پر بھروسہ کیے بیٹھے ہیں) تو انہیں نہ ان کے مال اور نہ ان کی اولاد ہی اللہ سے ذرا سا بھی بچا سکے گی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دوزخ والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾

18-جس دن اللہ ان سب کو اٹھانے کے بعد (سامنے لا کر بے نقاب) کھڑا کر دے گا تو اس وقت بھی یہ اس کے سامنے اس طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح آج تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں۔ اور ان کا گمان ہے کہ وہ (بڑی اچھی)

چیز اختیار کیے ہوئے ہیں۔ لیکن تم خبردار ہو جاؤ کہ یہ وہ لوگ ہیں جو واقعی جھوٹے ہیں۔

اِسۡتَحۡوَذَ عَلَيۡهِمُ الشَّيۡطٰنُ فَاَنۡسٰهُمۡ ذِكۡرَ اللّٰهِ‌ؕ اُولٰٓـئِكَ حِزۡبُ الشَّيۡطٰنِ‌ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ الشَّيۡطٰنِ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۱۹﴾

19-(اصل بات یہ ہے کہ) ان لوگوں پر شیطان غالب آ چکا ہے۔ (اور انہیں ہانکتا ہوا لیے جا رہا ہے)۔ اسی وجہ سے اس نے (ایسا کیا ہے) کہ انہوں نے اللہ کی سبق آموز آگاہی کو پسِ پشت ڈال دیا ہے۔ چنانچہ یہی لوگ شیطان کی جماعت کے افراد ہیں۔ مگر یاد رکھو کہ حقیقت میں شیطانی گروہ کے افراد ہی خسارہ پانے والے ہوتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ يُحَآدُّوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗۤ اُولٰٓـئِكَ فِى الۡاَذَلِّيۡنَ ﴿۲۰﴾

20-(لہٰذا، اے نوعِ انسان غور کرو اور) اس میں کوئی شک و شبہ نہ رکھنا کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں (یعنی اللہ کا وہ نظام جسے رسول نے عملی شکل دی، اس کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں) تو یہی وہ لوگ ہیں جو ذلیل و رسوا لوگوں میں سے ہیں۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيۡزٌ ﴿۲۱﴾

21-(بہرحال، یہ حقیقت ہے اور) یہ اللہ کا فیصلہ ہے کہ (حق و باطل کے معرکہ میں) اللہ اور اس کا رسول غالب آ کر رہیں گے (یعنی سچائی کی فتح ہوگی)۔ حالانکہ یہ ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ اللہ لامحدود قوت اور لامحدود غلبے کا مالک ہے (اور وہ ویسے ہی جسے چاہے ملیامیٹ کر سکتا ہے۔ مگر یہ آزمائش ہے انسانوں کی کہ کون سچائیوں کا ساتھ دینے والا ہے اور کون باطل کا، 21/35)۔

لَا تَجِدُ قَوۡمًا يُّؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ يُوَآدُّوۡنَ مَنۡ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَوۡ كَانُوۡۤا اٰبَآءَهُمۡ اَوۡ اَبۡنَآءَهُمۡ اَوۡ اِخۡوَانَهُمۡ اَوۡ عَشِيۡرَتَهُمۡ‌ؕ اُولٰٓـئِكَ كَتَبَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡاِيۡمَانَ وَاَيَّدَهُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡهُ‌ؕ وَيُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ‌ؕ اُولٰٓـئِكَ حِزۡبُ اللّٰهِ‌ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۲۲﴾ ع

22-(لہٰذا، جب حقیقت یہ ہے کہ حق اور باطل ایک دوسرے کی ضد ہیں) تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ قوم جس نے اللہ اور یومِ آخرت کو تسلیم کر رکھا ہو تو وہ ایسے لوگوں سے دوستی کر لے جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کر رہے ہوں، چاہے وہ اُن کے (ماں) باپ ہی کیوں نہ ہوں یا ان کے اپنے بیٹے (بیٹیاں) یا بھائی یا ان کے خاندان کے دوسرے افراد ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں ایمان لکھ دیا گیا ہے اور انہیں (اللہ نے) اپنی روح سے تقویت بخشی

ہے۔اور وہ انہیں ایسی جنتوں میں داخل کردے گا جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی، اور ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، کیونکہ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ چنانچہ یہ ہیں وہ لوگ (جو شیطان کی جماعت کے مقابلے میں) اللہ کی جماعت کے ہیں۔اور یاد رکھو کہ (آخرکار) اللہ کی جماعت کے لوگ ہی کامیاب و کامران ہو کے رہتے ہیں (کیونکہ حق غالب آ کر رہتا ہے، 17/81)۔